بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ
مہدی آباد برکینا فاسو میں ۹/ احمدیوں کی افسوس ناک شہادت کے پیشِ نظر شہداء کے بلندئ درجات نیز برکینا فاسو کے حالات کے لیے احباب جماعت کو دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے گذشتہ خطبے میں بتایا تھا کہ بعض صحابہ کے ذکر کا کچھ حصّہ رہ گیا ہے وہ بیان کروں گا۔ آج اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن جحشؓ کے متعلق پہلے بیان ہو گا۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو اسد سے تھا۔ آپؓ کا قد درمیانہ اور سر کے بال بہت گھنے تھے۔ ایک مہم کے موقعے پر آپؓ کو امیر مقرر کرتے ہوئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ سے فرمایا کہ مَیں تم پر ایسے شخص کو امیر مقرر کر رہا ہوں جو تم سے بہتر تو نہیں لیکن بھوک اور پیاس کی برداشت میں تم سے زیادہ مضبوط ہے۔ ایک روایت کے مطابق اسلام میں سب سے پہلے جھنڈے کی ابتدا حضرت عبداللہ بن جحش نے کی اور سب سے پہلا مالِ غنیمت بھی آپؓ نے تقسیم کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ عبداللہ بن جحشؓ کی سربراہی میں جانے والی ایک مہم کا ذکر فرماتے ہیں۔ اس مہم میں مسلمانوں نے شہر حرام میں بامرِ مجبوری قتال کیا تھا۔ جب اس بات کی خبر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ملی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ مَیں نے تمہیں شہرِ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی ہوئی۔ اس پر عبداللہ بن جحشؓ اور ان کے ساتھی سخت پشیمان ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن جحشؓ کی تلوار احد کے دن ٹوٹ گئی تھی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی جو اُن کے ہاتھ میں تلوار کی طرح ہو گئی۔ اسی دن سے آپ عرجون کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش اپنے رب کی قسم اٹھانے والے اور محبت الٰہی کو قلب میں جگہ دینے والے اور سب سے پہلے اسلامی جھنڈا قائم کرنے والے تھے۔

ایک موقعے پر حضرت امام شعبی نے بنو اسد کی چھ خوبیاں گنوائیں جس میں تیسرے اور چوتھے نمبر پر اس بات کا ذکر فرمایا کہ اسلام میں سب سے پہلا علَم بنی اسد میں سے ایک شخص عبداللہ بن جحش کو دیا گیا۔ نیز بنو اسد کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا مالِ غنیمت بھی عبداللہ بن جحش نے تقسیم کیا۔ عبداللہ بن جحش احد کے دن شہید ہوئے تو حضرت زینب بنت خزیمہ آپؓ کے نکاح میں تھیں، ان کی شہادت کے بعد حضور ﷺ نے حضرت زینب سے شادی کرلی۔

اگلا ذکر حضرت صالح شقرانؓ کا ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت شقرانؓ اور ام ایمنؓ حضور ﷺ کو اپنے والد کی طرف سے ورثے میں ملے تھے۔ غزوہ بدر کے بعد آپؐ نے انہیں آزاد فرمادیا تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جن اشخاص کو آپؐ کو غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی ان میں حضرت صالح شقرانؓ بھی شامل تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ نے حضرت شقرانؓ کے صاحبزادے کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی طرف روانہ کیا اور لکھا کہ مَیں تمہاری طرف ایک صالح آدمی کو بھیج رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاں اس کے والد کا جو مقام ہے، اس کے مطابق اس سے سُلوک کرنا۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت صالح شقرانؓ سے مروی ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گدھے پر سوار نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ یہ بھی ایک مسئلہ ہے کہ سواری پر نماز ادا کی جاسکتی ہے کہ نہیں۔

اگلا ذکر حضرت مالک بن دُخشم کا ہے۔ آپؓ کا نام مالک بن دخیشم یا ابنِ دخشم بھی بیان ہوا ہے۔ سہیل بن عمرو کو قیدی بنانے کے موقعے پر حضرت مالک نے جو اشعار کہے تھے ان میں یہ ذکر ملتا ہے کہ مَیں نے سہیل کو قیدی بنایا اور اس کے بدلے میں کسی قوم کے دوسرے فرد کو قیدی بنانا نہیں چاہتا۔ غزوہ احد کے دن مالک بن دُخشم حضرت خارجہ کے پاس سے گذرے انہیں ۱۳/ زخم آئے تھے۔ مالک نے ان سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت خارجہ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے بھی تو اللہ بہر حال زندہ ہے اور وہ نہیں مرے گا۔ محمد ﷺ نے اسلام کا پیغام پہنچادیا ہے اس لیے تم بھی اپنے دین کے لیے قتال کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کے بعد حضرت مالک سعد بن ربیع کے پاس سے گذرے انہیں ۱۲/ مہلک زخم آئے تھے۔ حضرت مالک نے ان سے بھی یہی بات کہی تو سعد بن ربیع نے بھی فرمایا کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کا پیغام پہنچادیا ہے، پس اسلام کی خاطر لڑو۔

لوگوں میں سے بعض نے آنحضرت ﷺ سے حضرت مالک کی نسبت یہ عرض کیا کہ مالک منافقین کی پناہ گاہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ لوگوں نے کہا کہ پڑھتا ہے لیکن وہ ایسی نماز ہے جس میں

کوئی خیر نہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے دو بار فرمایا کہ مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے حضرت مالک بن دُخشمؓ کے ساتھ عاصم بن عدی کو مسجد ضرار کو منہدم کرنے کے لیے بھجوایا تھا۔ آپؓ کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ ان کی نسل آگے نہیں چلی۔

پھر حضرت عکاشہؓ کا ذکر ہے۔ ان کی حضرت ابو بکرؓ کے دورِ خلافت میں ۱۲ر ہجری میں شہادت ہوئی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنتی تھا مگر پھر بھی زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتا تھا اور وہ عکاشہ تھے۔ غزوہ بدر کے فوراً بعد ۲ر ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو ایک مہم پر روانہ فرمایا اس سریہ میں عکاشہؓ بھی عبداللہ کے ساتھ تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر حضور ﷺ مسلسل تیر اندازی فرماتے رہے، جس کی وجہ سے کمان کا ایک حصّہ ٹوٹ گیا۔ حضرت عکاشہؓ نے کمان باندھنے کے لیے ڈور آپؐ سے لی مگر وہ ڈور چھوٹی پڑ گئی۔ آپؓ نے عرض کیا کہ ڈور چھوٹی پڑ گئی ہے تو آپؐ نے فرمایا اس کو کھینچو، حضرت عکاشہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ڈور کو کھینچا اور خدا کی قسم وہ اتنی لمبی ہوگئی کہ مَیں نے کمان کے سرے پر اسے دو تین بَل بھی دیے۔

ایک مہم کے موقع پر حضور ﷺ نے مدینے میں خطرے کا اعلان کیا تو گھڑ سوار آپؐ کے پاس جمع ہونے لگے۔ ان سواروں میں حضرت عکاشہؓ بھی شامل تھے۔

اگلا ذکر ہے حضرت خارجہ بن زیدؓ کا۔ آپ کی کنیت ابو زید تھی۔ بعض دیگر صحابہ کے ساتھ انہوں نے یہود سے توریت میں مذکور بعض باتوں کے بارے میں سوال کیا تو یہود نے بتانے سے انکار کر دیا۔ جس پر قرآنی وحی بھی نازل ہوئی۔

اگلا ذکر زیاد بن لبیدؓ کا ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ کی نسل مدینہ اور بغداد میں مقیم تھی۔ حضرت زیاد کو حضور ﷺ نے ایک قوم کی طرف انہیں دین سکھانے کے لیے بھی بھجوایا تھا۔ آپؓ 41 ہجری میں حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے۔

پھر حضرت خالد بن بُکیرؓ کا ذکر ہے۔ یہ قبیلہ بنو سعد سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں بھی حضور ﷺ نے دین کی تعلیم دینے اور قرآن پڑھانے کے لیے ایک قوم کی طرف دیگر پانچ اصحاب کے ہم راہ روانہ فرمایا۔ اُن لوگوں نے جو دین سیکھنے کے لیے انہیں ساتھ لے کر گئے تھے بعد میں دھوکے سے شہید کر دیا تھا۔

پھر حضرت عمّار بن یاسرؓ کا ذکر ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت رسول اللہ ﷺ ایک غلام عمار کے پاس سے گزرے اور حال دریافت فرمایا۔ عمار نے بتایا کہ دشمن مجھے مارتے

رہے اور جب تک آپؓ کے خلاف کلمات نہ کہلوا لیے مجھے نہ چھوڑا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تم دل میں کیا محسوس کرتے ہو۔ عمارؓ نے بتایا کہ دل میں تو غیر متزلزل ایمان ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر دل ایمان پر مطمئن تھا تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو معاف کر دے گا۔

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہونے والی شورش جب بڑھی اور صحابہ کو بھی خطوط آنے لگے تو صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو گورنروں کے متعلق ان باتوں سے آگاہ کیا۔ مشورے کے بعد بعض اصحاب کو تحقیق کے لیے بھجوایا گیا۔ باقی سب نے تو مثبت رپورٹ بھجوائی تاہم عمّارؓ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور اس میں اس قدر دیر ہوئی کہ یہ خیال کیا گیا کہ وہ مارے گئے ہیں۔ مگر اصل بات یہ تھی کہ وہ اپنی سادگی اور سیاست سے ناواقفیت کے باعث مفسدوں کے پھندے میں پھنس گئے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسر کا ان مفسدوں کے دھوکے میں آجانا ایک خاص وجہ سے تھا اور وہ وجہ یہ تھی کہ جیسے ہی آپؓ مصر پہنچے تو ان مفسدوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور اپنی تیز زبانی سے والیٔ مصر کے خلاف شکایات لگانی شروع کر دیں اور عمار بن یاسرؓ نے اپنی سادگی میں ان شکایات کو درست تسلیم کر لیا تھا۔

جنگِ صفین کے موقع پر حضرت عمار بن یاسرؓ پر یہ حقیقت ظاہر ہوگئی تھی کہ ان فتنہ پرداز لوگوں نے کس طرح چالاکی سے فساد برپا کر کے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔ جنگِ صفین میں آپؓ نہایت بہادری سے شریک رہے اور شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک افسوس ناک خبر بھی ہے۔ برکینا فاسو میں پرسوں ہمارے نو۹ احمدی بڑے ظالمانہ طریقے سے شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے ایمان کا امتحان بھی تھا جس پر وہ ثابت قدم رہے۔ یہ نہیں کہ اندھادھند فائرنگ کر کے بلکہ ہر ایک کو بلا بلا کر شہید کیا گیا، اس کی تفصیلات بعض آگئی ہیں بعض ابھی آرہی ہیں۔ ان کا ذکر ان شاء اللہ مَیں اگلے خطبے میں کروں گا۔ حضورانور نے شہداء کے بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی اور احباب جماعت کو دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے حالات ابھی بھی خراب ہیں، دہشت گرد دھمکی دے کر گئے ہیں۔ ان کے لیے دعا بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے انہیں محفوظ رکھے۔ آمین۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔